Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۳۱ امان ۱۳۵۵ ہش ۳۱ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۷۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر توکّل کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہئے

یاس کو ہرگز پاس نہ آنے دو کیونکہ یاس تو کفّار کی صفت ہے

"ساری عقدہ کشائیاں دُعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے، صرف ایک دُعا کا آلہ ہی ہے جو خُدا نے ہمیں دیا ہے، کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کیلئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرّہ بھر بھی نہیں ہے مگر وہی جو خُدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

انسان کو مُشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکّل کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بدر کے موقعہ پر سخت اضطراب ہوا تھا چنانچہ عرض کرتے تھے یا ربّ ان أهلكت هٰذه العصابة فلن تعبد في الارض ابداً۔ آپ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکّل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب تک نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے کیونکہ یاس تو کفّار کی صفت ہے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دُور کر دیتا ہے۔ بشریّت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۷۱، صـ ۱۷۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل بھی چکّروں کی تکلیف رہی

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیّدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت تاحال بہت ناساز ہے کل دن بھر بخار بھی رہا جس کی وجہ سے کمزوری ہو گئی ہے۔

احباب خاص درد و الحاح سے دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کے عظیم منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لئے جوبلی فنڈ کی مضبوطی ضروری ہے دوسرا مرحلہ ختم ہو رہا ہے ہر وعدہ کنندہ سے ۳/۱۵ حصّہ وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کے تمام وعدہ کرنے والے مخلصین کی وصولی کا جائزہ مکمل کرلیں۔ اگر وصولی میں کہیں کمی رہ گئی ہو تو اسے اب جلد پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع (نمائندہ اجلاس) ۱۱ر اپریل بروز اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام مجالس کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کی نمائندگی اس اجتماع میں ضرور ہو۔

تقریری پروگرام کے علاوہ مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ میں ایجنڈا پر غور کرنے کے علاوہ آئندہ تین سال کے لئے صدر مجلس اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب بھی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ امان ۱۳۵۵ ھش

۳۱ مارچ ۱۹۷۶ء

فتح و اقبال کی روشنیوں اور صبحِ صادق کی جھلک

خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سے سُنّت چلی آرہی ہے کہ وہ اپنی قائم کردہ جماعتوں کو کامیابیوں اور کامرانیوں کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازتا ہے لیکن یہ موعودہ کامیابیاں اور کامرانیاں انہیں بڑے بڑے ابتلاؤں میں سے گزرنے کے بعد ملتی ہیں۔ خدا تعالیٰ جس طرح کامیابیوں اور کامرانیوں کی بشارتوں سے نوازتا ہے اسی طرح وہ انہیں درمیانی عرصہ میں آنے والے ابتلاؤں سے بھی خبردار فرماتا ہے۔ چونکہ خدائی جماعتوں کے افراد کو اس امر کا پہلے ہی علم ہوتا ہے کہ انہیں مہیب ابتلاؤں میں سے بھی گزرنا پڑے گا اس لئے ابتلاؤں کے وارد ہونے پر وہ ہرگز بھی پریشان نہیں ہوتے بلکہ ابتلاؤں کا آنا انہیں ایمان میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے اور وہ اس یقین میں اور بھی زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں کہ جس طرح پہلے سے دی ہوئی خبروں کے مطابق یہ ابتلا وارد ہوئے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کامیابیوں اور کامرانیوں سے متعلق بشارتوں کو بھی پورا کر دکھائے گا۔

اسی لئے جنگِ احزاب کے موقع پر جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا اور انہیں انتہائی خطرناک صورتِ حال سے دوچار ہونا پڑا تو طبعی تقاضا کے ماتحت کسی قدر گھبراہٹ لاحق ہونے کے باوجود انہوں نے یہی کہا:۔

هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳)

یعنی یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اُس کے رسولؐ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے بالکل سچ کہا تھا اور اُن کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں اور بھی بڑھا دیا۔

جماعتِ احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے جسے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اِس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم کیا ہے اور اس مقصد میں کامیابی سے متعلق اُس نے اسے نہایت ہی مہتم بالشان بشارتوں سے نوازا ہے لیکن ساتھ ہی درمیانی زمانہ میں آنے والے ابتلاؤں سے بھی بار بار خبردار فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ خدائی جماعت اوّل دن سے ہی ابتلاؤں سے دوچار ہوتی اور ان میں سے سرخروئی کے ساتھ گزر کر شاہراہِ غلبۂ اسلام پر ایک منزل کے بعد دوسری منزل طے کرتی چلی آرہی ہے اور اس یقین سے لبریز ہے کہ حسبِ وعدۂ الٰہی وہ دن بھی آئے گا اور ضرور آئے گا جب خدا تعالیٰ اسی جماعت کے ذریعہ سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھائے گا۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درمیانی زمانہ میں آنے والے ابتلاؤں میں سے گزر کر غلبۂ اسلام کی منزل تک پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم سمجھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں، ہم سمجھتے اور یقین ہی نہیں رکھتے بلکہ ہم اپنی روحانی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی۔ ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں، ہم وہ مشکلات بھی جانتے ہیں جو ہمارے راستہ میں حائل ہیں، ہم مخالفت کے اُس اُتار چڑھاؤ کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے سامنے آنے والا ہے، ہم اُن قتلوں اور غارتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پیش آنے والے ہیں، ہم ان ہجرتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہماری جماعت کو ایک دن پیش آنے والی ہیں، ہم ان جسمانی اور مالی اور سیاسی مشکلات کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمارے سامنے رونما ہونے والی ہیں ـــــ مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اُس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہوگا، یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا . . . یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ بیشک دنیوی مصائب کے وقت کئی اپنے بھی کہہ اُٹھیں گے کہ ہم نے کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا۔ مگر یہ سب چیزیں ہٹتی چلی جائیں گی، آسمان کا نور ظاہر ہوتا چلا جائے گا اور زمین کی تاریکی دُور ہوتی چلی جائے گی اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا، وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا۔" (الفضل ۲۲ مئی ۱۹۴۹ء ص۵)

پس ابتلاؤں کا آنا ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہم اوّل دن سے ہی ابتلاؤں میں سے گزر کر غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور بڑھتے چلے جائیں گے۔ ہماری نگاہ درمیان میں پیش آنے والے ابتلاؤں پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس جھنڈے پر ہے جو بلندی پر انتہائی شان و شوکت کے ساتھ ہمیں آج بھی لہراتا ہوا دکھائی دے رہا ہے گو ابھی دُنیا والوں کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ وہ دن بھی آئے گا اور ضرور آئے گا جب اس جھنڈے تلے ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی۔

اس دن کا آنا تو مقدر ہے، یہ خدا تعالیٰ کی ایک اٹل تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ رہے اُس دن کے آنے سے قبل درمیانی زمانہ میں وقفہ وقفہ سے رونما ہونے والے ابتلاء سو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں بھی آئے اور بڑی شد و مد سے آئے، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی آئے اور زور شور سے آئے اور اسی طرح خلافتِ ثانیہ کے دور میں بھی آئے اور پے در پے آتے چلے گئے لیکن خدا تعالیٰ ان ابتلاؤں کو دنیا بھر میں اسلام کی ترقی کا ذریعہ بناتا چلا گیا اور اس طرح نئے نئے ملکوں اور نئے نئے علاقوں میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہوتی چلی گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خلافتِ ثانیہ کے بعد بھی ایک مقررہ عرصہ تک ابتلاؤں کا آنا مقدر کر رکھا تھا تاکہ اسلام اور زیادہ زور کے ساتھ دنیا میں پھیلے اور غلبۂ اسلام کی نئی راہیں کھلنے کے سامان ہوں۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعد کے زمانوں میں بھی ابتلاؤں کے آنے سے خبردار فرمایا۔ چنانچہ آپ نے احبابِ جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"آپ اِن باتوں کو سمجھ کر ہوشیار ہو جائیں اور تیار رہیں۔ فتنے ہوں گے اور بڑے سخت ہوں گے اُن کو دُور کرنا تمہارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور تمہارے ساتھ ہو اور میری بھی مدد کرے اور مجھ سے بعد آنے والے خلیفوں کی بھی کرے اور خاص طور پر کرے کیونکہ اُن کے مشکلات مجھ سے بہت بڑھ کر اور بہت زیادہ ہوں گے۔ دوست کم ہوں گے اور دشمن زیادہ۔ اُس وقت مسیح موعودؑ کے صحابہ بہت کم ہوں گے۔" (انوارِ خلافت صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴)

الغرض خدائی جماعتوں کے لئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہوتا ہے اور وہ آتے ہی اس لئے ہیں کہ انہیں درجہ بدرجہ ترقی ملتی چلی جائے اور وہ غلبۂ حق کی منزل کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔ اور ہم تو وہ ہیں جنہیں اس زمانہ میں ابتلاؤں کے فلسفے اور ان میں پوشیدہ حکمتوں سے خوب آگاہ کیا گیا ہے اور اِس امر کی تفصیلی اطلاع بھی دی گئی ہے کہ ہمیں کس کس نوعیت کے ابتلاؤں میں سے گزر کر غلبۂ اسلام کی آخری منزل پر پہنچنا ہے اور پھر ہم تو اُس مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہیں جنہوں نے ایک دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ:۔

"یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ، اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ میں اُس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو، اُس کا جلال چمکے اور اُس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اُس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دُکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔"

(انوار الاسلام ص۲۳)

یہی وجہ ہے کہ ابتلاء ہمیں خوف زدہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں ان ابتلاؤں کے پیچھے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمکتی نظر آرہی ہیں اور ابتلاؤں کی تاریکیوں میں بھی صبحِ صادق کا ظہور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں گو دُنیا کی نظروں سے وہ ابھی پوشیدہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں صحف سابقہ کی پیشگوئیاں

مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور

(۲)

بائیبل کی چند پیشگوئیاں
جو قرآن مجید کے دعاوی کی مصدق ہیں

اس کے بعد یہ عاجز بائیبل کی چند پیشگوئیوں کا مختصراً ذکر کرتا ہے۔ یہ پیشگوئیاں جو باوجود بے شمار تغیر و تبدل کے بائیبل کے نسخوں میں پائی جاتی ہیں قرآن مجید کے اس دعویٰ کی سچائی پر منہ بولتی شہادت کا درجہ رکھتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبریں پہلے سے تمام کتب و صحف مقدسہ میں دی گئی ہیں اگرچہ تورات کی پیشگوئیوں کو عیسائی مصنفین اور پادری صاحبان، حضرت مسیح ناصری علیہ السلام یا کلیسا پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن غور و فکر کے نتیجہ میں یہ امر پوری طرح روشن اور واضح ہو جاتا ہے کہ ان تمام پیشگوئیوں کے مصداق صرف اور صرف سیدنا خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کے متعلق بشارت

حضرت ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیری سنی"۔

(پیدائش باب ۱۷)

"دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا ۔۔۔۔۔۔ اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا"۔

(پیدائش باب ۱۷)

پھر حضرت اسماعیلؑ کے متعلق لکھا ہے کہ خدا نے حضرت ہاجرہ کو الہام کیا۔

"اس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے خدا نے سنی۔ اٹھ اور لڑکے کو اٹھا۔ اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کہ میں اسکو ایک بڑی قوم بناؤں گا"۔

(پیدائش باب ۲۱)

پھر لکھا ہے:-

"خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا۔ اور تیر انداز ہو گیا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہا۔ اور اس کی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اس سے بیاہنے کو لی"۔

(پیدائش باب ۲۱)

ان پیشگوئیوں سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی اولاد و نسل کو بڑھانے اور ترقی دینے کا تھا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد جو فاران میں بڑھی وہ یقیناً قریش اور عرب ہیں اور کوئی نہیں۔ کیونکہ قریش اور عرب ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ کیونکہ قریش اور عرب ہی بنو اسمٰعیل ہونے کے دعویدار ہیں۔ اور دنیا کی کسی قوم نے یہ دعویٰ آج تک نہیں کیا۔ عرب کے باشندے مکہ مکرمہ سے لے کر شمال عرب کی سرحد تک کے علاقہ کو فاران کہتے چلے آئے ہیں۔ پس یقیناً یہی علاقہ فاران تھا اور آئندہ فاران سے ظاہر ہونے والا جلوہ عربوں سے ہی ظاہر ہونے والا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک شرعی نبی کے ظہور کی پیشگوئی

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے طور پر گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا"۔

(استثناء باب ۱۸)

پھر فرمایا:-

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے، تو وہ نبی قتل کیا جائے گا"۔

(استثناء باب ۱۸)

ان آیتوں سے ظاہر ہے کہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک نئے صاحب شریعت نبی کی پیشگوئی کی گئی تھی کیونکہ وہ موسےٰ علیہ السلام کی مانند ہوگا اور موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے

وہ نیا صاحب شریعت نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی بنی اسمٰعیل میں سے ہوگا۔

یہ صفت کہ "سب باتیں جو اسے کہی جائیں گی وہ لوگوں سے بیان کرے گا" یہ بھی بتاتی ہے کہ وہ صاحب شریعت ہوگا۔ صاحب شریعت نبی ایک نئی قوم کی بنیاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے حکم ہوتا ہے کہ اپنی ساری تعلیم لوگوں کے سامنے بیان کرے کیونکہ شریعت کے بغیر قوم کی تکمیل نہیں ہو سکتی ایک غیر تشریعی نبی چونکہ پہلی کتاب کی تشریح بیان کرتا ہے، اس کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ اپنی ساری وحی لوگوں کو سنائے

اس پیشگوئی کا موعود نبی اپنی تعلیم کو خدا تعالیٰ کا نام لے کر دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔

اگر کوئی شخص ناجائز طور پر اس پیشگوئی کو اپنے اوپر چسپاں کرے گا تو وہ قتل کر دیا جائے گا۔

یہ تمام علامات سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور وجود میں نہیں پائی جاتیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریباً ۱۹ سو سال بعد قرآن مجید کی نئی شریعت لے کر دنیا میں مبعوث ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنو اسرائیل کے بھائیوں میں سے یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد و نسل تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

(سورہ مائدہ ع ۱۰)

یعنی اے رسولؐ! جو وحی تجھے کی جاتی ہے وہ ساری کی ساری لوگوں کو سنا دے

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ساری سچائیاں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو گئیں۔ اور آنحضرتؐ نے وہ ساری سچائیاں دنیا تک پہنچا دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب یعنی قرآن مجید کی ہر سورت اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (سورہ مائدہ ع ۱۰)

یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ کے حملوں سے بچائے گا اور آپ کی جان کی حفاظت کریگا چنانچہ خواہ وہ مکہ سے ہجرت سے پہلے آنحضرتؐ کے گھر کے محاصرے کا وقت تھا یا غار ثور میں چھپنے کا وقت، سراقہ کے تعاقب کا واقعہ تھا جنگ احد کے انتہائی خطرناک حالات تھے یا جنگ احزاب کی نازک گھڑیاں، ایک یہودی عورت کی طرف سے کھانے میں زہر ملا کر دینے کی کوشش تھی یا کسریٰ کی طرف سے گرفتاری کا پروانہ جاری کیا جانا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت کی۔

جبل فاران سے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ ایک عظیم الشان نبی کے ظہور کی پیشگوئی

لکھا ہے:-

"اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی"

(استثناء باب ۳۳)

اس پیشگوئی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد (جن کی طرف اشارہ سینا اور شعیر کے ناموں سے ہے) فاران کے علاقہ میں ایک عظیم الشان صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعت نبی کی بشارت دی گئی ہے۔ جو یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پوری ہوئی اور دس ہزار قدوسیوں سے مراد وہ دس ہزار صحابہؓ کا لشکر ہے جو فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر کمان تھا۔

بائیبل میں صحابہؓ کے لئے "قدوسیوں" کا لقب یقیناً قرآن مجید میں مذکور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی طرف اشارہ کرتا ہے "ویزکیھم" کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ صحابہ کو پاکیزگی عطا کی جائے گی۔

حضرت سلیمانؑ کی پیشگوئی

حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے اس کا سر ایسا ہے جیسا چوکھا سونا۔ اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے کی سی کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھے ہیں اس کے رخسارے پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں اس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے جس پر نیلم کے گل بنے ہوں۔ اس کے پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے

• جاویں اس کی قامت لبنان کی سی وہ خوبی میں رشک سرو ہے۔ اس کا منہ شیرینی ہے ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ میرا پیارا ہے یہ میرا جانی ہے"

(غزل الغزلات باب ۵)

عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر ظاہری اور باطنی حسن کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان الفاظ میں پیشگوئی رکھی گئی ہے۔ کہ:

• ایک عظیم الشان نبی پیدا ہوگا جو دوسروں سے افضل ہوگا۔

• وہ محبوب نبی دس ہزار آدمیوں کے درمیان جھنڈے کی مانند کھڑا ہوگا جھنڈا فوج کی علامت ہے۔ اسلئے ان الفاظ میں بھی فتح مکہ کی پیشگوئی ہے۔

• اس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے"۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں انسانی اصلاح کے تمام قواعد بیان کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ مر ایک قسم کا گوند ہے جو کرم کش اور نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔

• اردو لفظ "سراپا عشق انگیز" عبرانی لفظ "محمدیم" کا ترجمہ ہیں درحقیقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محبوب اور انسانیت کے نجات دہندہ کا نام بھی بتا دیا تھا۔ تورات میں خدا تعالیٰ کو بھی "الوہیم" کہا گیا ہے اسی طرح پر عزت و تکریم کی وجہ سے عبرانی میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو جمع کے صیغہ میں ادا کیا ہے

انجیل میں انگورستان کی تمثیل

لکھا ہے :-

"ایک اور تمثیل سنو۔ ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگورستان لگایا۔ اور اس کے چاروں طرف روندھا اور اس کے بیچ میں کھود کے کولھو گاڑا۔ اور برج بنایا اور باغبانوں کو سونپ کے آپ پردیس گیا اور جب میوہ کا موسم قریب آیا۔ اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھیجا کہ اس کا پھل لائیں پر ان باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کے ایک کو پیٹا اور ایک کو مار ڈالا اور ایک کو پتھراؤ کیا۔ پھر اس نے اور نوکروں کو جو پہلوں سے بڑھ کر تھے بھیجا انہوں نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی کیا۔ آخر اس نے اپنے بیٹے کو یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے سے دبیں گے لیکن باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا آپس میں کہنے لگے وارث یہی ہے آؤ اسے کو مار ڈالیں کہ اس کی میراث ہماری ہو جائے اور اسے پکڑ کے انگورستان کے باہر لے جا کر قتل کیا۔ جب انگورستان کا مالک آوے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ وے اسے بولے ان بدوں کو بری طرح مار ڈالے گا اور انگورستان کو اور باغبانوں کو سونپے گا جو اسے موسم پر میوہ پہنچا دیں۔ یسوع نے انہیں کہا کہ تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو راجگیروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا۔ یہ خدا کی طرف سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب۔ اسلئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لی جائے گی اور ایک قوم کو جو اس کا میوہ لاوے دی جائے گی۔ جو اس پتھر پر گرے گا چور ہو جائے گا جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی یہ تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے ہی حق میں کہتا ہے اور انہوں نے چاہا کہ اسے پکڑ لیں پر عوام سے ڈرے کیونکہ وے اسے نبی جانتے تھے

(متی باب ۲۱)

اس تمثیل میں سلسلہ انبیاء کی تاریخ کا ذکر ہے۔ چنانچہ

• انگورستان سے مراد دنیا ہے باغبانوں سے مراد بنی نوع انسان ہیں

• مالک کے ٹیکس سے مراد نیکی اور خدا کی عبادت ہے۔

• ملازموں سے مراد اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں

• "خدا کے بیٹے" سے مراد خود مسیح علیہ السلام ہیں جو انبیاء کے ایک لمبے سلسلہ کے بعد آئے۔ لیکن ان کی قوم یعنی "باغبانوں" نے انہیں صلیب پر لٹکا دیا۔

• اس کے بعد اس "کونے کے پتھر" کا ظہور مقدر تھا جسے "راجگیروں نے ناپسند کیا" یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے جس کو بنو اسحاق حقارت سے دیکھتے تھے ایک عظیم الشان نبی ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ تمام پہلی شریعتیں ختم کردی جائیں گی۔ اور وہ آخری شریعت لائے گا

• پھر امت محمدیہ کے ذمہ دنیا میں خدا کی عبادت کو قائم رکھنے کا فرض سونپا جائے گا۔

انجیل کی بعض دوسری پیشگوئیاں

"دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب تم مجھے پھر نہ دیکھو گے جب تک کہو گے مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے" (متی باب ۲۳)

لکھا ہے :-

"وہ تسلی دینے والا جو روح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب چیزیں سکھلائے گا اور سب باتیں جو کچھ کہ میں نے تمہیں کہا ہے تمہیں یاد دلاوے گا" (یوحنا باب ۱۴)

پھر لکھا ہے :-

"میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئیگا پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تم پاس بھیجدوں گا اور وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ راستی سے اسلئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاوے گی۔ اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگی وہ میری بزرگی کرے گی۔ اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پاوے گی۔ اور تمہیں دکھاوے گی" (یوحنا باب ۱۶)

مسیح کی پیشگوئی میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ایک خاص مظہر خدا عظیم الشان وجود (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کی خبر ہے اور اس کے بعد مسیح کی بعثت ثانی کی بھی خبر ہے پیشگوئی کے الفاظ :-

"اب تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ جب تک کہو گے مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے"

دلالت کرتے ہیں کہ دوبارہ مسیح علیہ السلام کو دیکھنے کی شرط یہ ہے کہ پہلے "خداوند کے نام پر" آنے والے اس عظیم الشان موعود پر ایمان لایا جائے جو مسیح کے بعد ظاہر ہونیوالا تھا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی مسیح کی آمد ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقدر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے سے ایمان لانا مسیح کی آمد ثانی پر اس کو قبول کرنے کے لئے شرط ہے۔ غرض یہ پیشگوئی قرآن مجید میں سورۃ صف میں بیان فرمودہ مسیح علیہ السلام کی "اسمہ احمد" والی بشارت کی تصدیق کرتی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

یوحنا کی پیشگوئیاں بھی صاف طور پر سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہیں کیونکہ ان میں بتایا گیا ہے:-

• مسیح کے جانے کے بعد تسلی دینے والا موعود ظاہر ہوگا۔

• وہ دنیا کو گناہ سے تقصیروار ٹھہرائیگا یعنی وہ یہود کو اس پر ملامت کرے گا۔ کہ وہ مسیح پر ایمان نہ لائے۔

• راستی سے اس طرح کہ وہ مسیح کا غیر طبعی حیات کا عقیدہ جو غلط طور پر رائج ہو جائے گا۔ اسے دور کرے گا اور دنیا پر واضح کرے گا کہ وہ اب دوبارہ اسرائیلی مسیح کو نہیں دیکھے گی۔

• عدالت سے اس طرح کہ اس کے ذریعہ شیطان کو کچل دیا جائے گا۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۲۴۷۳

مَیں انور احمد ولد چوہدری محمد وریام صاحب قوم راجپوت ڈھوڈ پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان ۲۶/۲ واقع دارالصدر ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی قیمت ۴۰،۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ انور احمد محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔ مکان نمبر ۲۶/۲۔

گواہ شد۔ قاضی عبدالسلام بھٹی صدر موصیان محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

گواہ شد۔ ظفر احمد خان سیکرٹری امورعامہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۷۴

مَیں زاہدہ پروین بنت چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۸ ماشے ۳۶۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ زاہدہ پروین بنت چوہدری نذیر احمد صاحب ۲۹/۲۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔

گواہ شد۔ نذیر احمد ولد رحمت خان صاحب افیسر محکمہ زراعت شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ فضل احمد (ریٹائرڈ) ولد محمد دین صاحب ۲۹/۲۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۷۵

مَیں شاہدہ نسرین بنت چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۸ ماشے مالیتی ۳۶۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ شاہدہ نسرین ۲۹/۲۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔

گواہ شد۔ نذیر احمد ولد رحمت خان صاحب آفیسر محکمہ زراعت شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ فضل احمد (ریٹائرڈ) ۲۹/۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھایئے
(مینجر الفضل ربوہ)

صحفِ سابقہ کی پیشگوئیاں (بقیہ صفحہ ۴)

— وہ دنیا کو ساری سچائی کی راہیں بتائیگا۔
— اس کی الہامی کتاب میں کوئی انسانی کلام نہ ہوگا۔
— وہ آئندہ کی خبریں دے گا۔
— وہ مسیح کی بزرگی بیان کرے گا اور ان کی طرف جو عیب منسوب کئے جاتے ہیں ان کو دور کردے گا۔

یہ تمام علامات سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی وجود میں نہیں پائی جاتیں۔

ورقہ بن نوفل کی شہادت

آخر میں یہ عاجز وہ واقعہ بیان کرتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی تو حضورؐ آئندہ عظیم الشان ذمہ داریوں کے خیال سے گھبراتے ہوئے گھر تشریف لائے اور اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تمام واقعہ بیان فرمایا تو حضرت خدیجہؓ نے اپنی طرف سے بھی حضورؐ کو تسلی دینے کی کوشش کی اور حضورؐ کو لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس مشورہ کے لئے گئیں۔ ورقہ بن نوفل عیسائی ہوچکے تھے اور بائیبل کے عالم تھے۔ انہوں نے یہ واقعہ سُنا تو بے اختیار بول اُٹھے کہ حضورؐ پر وہی فرشتہ نازل ہوا ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوتا تھا۔ گویا انہوں نے بھی تورات کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا تھا جو استثناء باب ۱۸ میں ہے۔

اللّٰھم صلّ علی سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ اٰل سیّدنا محمّدٍ و بارک وسلّم انّک حمید مجید۔
واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ؏

جونیئر کیڈٹ سکیم (آرمی)

کم از کم میٹرک پاس سیکنڈ ڈویژن جن کی عمر ۹/۷۶-۳۰ کو ۱۵ تا ۱۸ سال ہو۔ PMA کا کول میں دو سال F.Sc./F.A کی تعلیم حاصل کرکے مذکورہ سکیم سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ تحریری ٹیسٹ جون ۷۶ء میں مختلف سنٹروں میں ہوگا۔ پھر ISSB میں ٹیسٹ اور انٹرویو ہوگا۔ کامیاب ہونے پر بطور جونیئر کیڈٹ لیا جائے گا۔ درخواستیں (سگ) GHQ P.A-3 میں وصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۷۶ء ہے۔

مفصل کوائف وشرائط کے لئے دیکھیں نوائے وقت مورخہ ۳/۷۶-۲۸ ص ۵۔

(ناظر تعلیم)

بازیافتہ ٹرانسسٹر و کھیس

۲۸ مارچ کو خاکسار کو شام کے وقت سرگودھا کی طرف سے آنے والی گاڑی سے ایک عدد ٹرانسسٹر اور ایک کھیس ملا ہے۔ یہ سامان غالباً ایک احمدی نوجوان کا ہے جو اس گاڑی پر ربوہ آرہا تھا اور مَیں اسے پہچان سکتا ہوں لیکن اس کے نام اور پتہ سے واقف نہیں۔ بہرحال جس دوست کی یہ چیزیں ہوں نشانی بتا کر مجھ سے ذیل کے پتہ پر مل کر حاصل کرسکتے ہیں۔

(نظام دین دکاندار محلہ باب الابواب ربوہ)

ھُوَ الشّافی
حیوانات کا علاج
کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض"
دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔
اس رسالہ میں اپھارہ، گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔
کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد دین صاحب بٹ مرحوم دارالبرکات ربوہ بوجہ خرابی جگر د پتہ وغیرہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خواجہ جلال الدین
دارالبرکات۔ ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ماہ فروری کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ بیگم محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں (۱۳۴ سی، ماڈل ٹاؤن لاہور) ۲۹ مارچ ۱۹۷۶ء بروز پیر ساڑھے تین بجے سہ پہر بعمر ۷۵ سال وفات پاگئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ماڈل ٹاؤن میں نماز جنازہ ۳۰ مارچ بروز منگل صبح ۷ بجے ادا کی گئی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اور آپ نے ۱/۹ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی لہذا آپ کا جنازہ اسی روز گیارہ بجے قبل دوپہر لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب بھی بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جاکر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے دعا کرائی۔

مرحومہ موصوفہ بہت مخلص، متقی، عبادت گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ سلسلہ احمدیہ سے والہانہ محبت تھی۔ سالہا سال تک لجنہ اماء اللہ کراچی کی صدر رہیں اور بہت محنت اور اخلاص سے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

آپ نے چار فرزند اور چار صاحبزادیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ فرزندوں میں محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں سابق جنرل منیجر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاء الدین، ائیر مارشل (ریٹائرڈ) ظفر احمد چوہدری، چوہدری ناصر احمد صاحب آف بیجور ریسٹورنٹ لاہور اور چوہدری شیخ احمد صاحب حال مقیم نائیجیریا شامل ہیں۔ صاحبزادیوں کے اسماء علی الترتیب یہ ہیں (۱) محترمہ امۃ السلام صاحبہ بیگم میجر جنرل (ریٹائرڈ) ناصر احمد چوہدری (۲) محترمہ ضیاء السلام صاحبہ بیگم کیپٹن (ریٹائرڈ) سلیم احمد صاحب (۳) محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ بیگم میجر (ریٹائرڈ) ملک محمود احمد صاحب (۴) محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بیگم ملک مبشر احمد صاحب جنرل منیجر ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم چوہدری لطف الرحمٰن صاحب ایم۔ اے کا نکاح عزیزہ نعیمہ ڈار بنت مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سیٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث خیرو برکت بنائے۔

(چوہدری فضل الرحمٰن حسن آباد۔ پشاور صدر)

ضرورت

سرائے فضل عمر (نیو گیسٹ ہاؤس) میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے:۔

(۱) خانساماں = ۱ (۲) بیرے = ۲

خواہشمند دوست اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت کی وساطت سے بھجوائیں۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

قومی اسمبلی میں مسٹر بشیر طاہر کی رکنیت پر اعتراض

مولانا غلام غوث ہزاروی کا پوائنٹ آف آرڈر

روزنامہ "مساوات" لاہور کے شمارہ بابت ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے حوالہ سے قومی اسمبلی کی کارروائی کے متعلق ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ خبر کا متن من وعن بلا تبصرہ درج ذیل ہے:۔

"اسلام آباد ۲۹ مارچ (اپ پ) قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خاں نے آج ایوان کا اجلاس شروع ہونے کے فوراً بعد اقلیتوں کے چھ منتخب نمائندوں سے حلف لیا جس کے بعد ایوان کے ارکان کی تعداد ۱۵۱ ہوگئی ہے۔ اقلیتوں کے جن منتخب نمائندوں نے حلف اٹھایا ان کے نام یہ ہیں آر ایم انڈریوز، بشیر مسیح، ہیوبرٹ سیموئل بیدی اور ڈاکٹر جیولین ڈین (عیسائی) پریم کیول رام شاہانی (ہندو) اور بشیر طاہر (احمدی) حلف برداری کے بعد ایوان نے ڈیسک بجا کر ان اقلیتی نمائندوں کا خیر مقدم کیا۔ ان نمائندوں کو پیپلز پارٹی کے ارکان کے ساتھ نشستیں الاٹ کردی گئیں جمعیت علمائے اسلام کے مولانا غلام غوث ہزاروی نے پوائنٹ آف آرڈر پر جماعت احمدیہ کے ایک بیان کے حوالے سے مسٹر بشیر طاہر کی رکنیت پر اعتراض کیا انہوں نے کہا کہ اگر مسٹر بشیر طاہر احمدیہ برادری کے رکن نہیں ہیں جیسا کہ جماعت کے بیان میں کہا گیا ہے تو پھر وہ اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں کے لئے منتخب نہیں ہو سکتے۔ سپیکر نے مولانا غلام غوث ہزاروی کو بتایا کہ انہوں نے یہ اعتراض بہت تاخیر کے بعد کیا ہے یہ اعتراض الیکشن کمشن کے سامنے اٹھایا جاسکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ ممبر حلف اٹھا چکے ہیں کیونکہ الیکشن کمشن نے ان کے منتخب ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔"

(روزنامہ "مساوات" ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ اول و "پاکستان ٹائمز" لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ اول)

استحکام ایمان اور زکوٰۃ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے اور پھر لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے اور پھر اپنا مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمان کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں اور پھر شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہوجاتی ہے اور پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنہ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر پھل لانے کے وقت ایک اور طاقت کا فیضان اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱ حاشیہ)

صاحب نصاب احباب اپنی زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو ان کے فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور ایمانی حالتوں کے زیادہ سے زیادہ استحکام کے سامان پیدا فرمائے۔

مفصل معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)